



محدث فتویٰ
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا کوئی مسلمان کسی غیر مسلم کی حاجت پوری کر کے اس کا بھائی بن جاتا ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیح السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اگر کوئی مسلمان مرد کسی غیر حربی کافر کی مدد کرتا ہے تو وہ اس کا بھائی نہیں بن جاتا اور نہ وہ مدد کرنے والی کسی مسلم خاتون کا محرم ہی بنتا ہے ہاں البتہ اس احسان کی وجہ سے اسے اجر و ثواب ضرور ملے گا خواہ کافر ہی سے احسان و حسن سلوک کا معاملہ ہو، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَأَخْسِنُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْخَاشِعِينَ (البقرہ ۱۹۵/۲)

”اور نیکی کرو، بے شک اللہ نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔“

نیز فرمایا:

لَا يَنْتَهِمُ اللَّهُ عَنْ الَّذِينَ لَمْ يَنْتَهِمُوا فِي الدِّينِ وَلَمْ يَخْزَوْكُمْ فَرْنَ دِيَارَكُمْ أَنْ تَبْزُوا بِهِمْ وَتَقْطَعُوا إِلَيْهِمْ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ (الممتحنہ ۱۰/۶۰)

”جن لوگوں نے تم سے دین کے بارے میں جنگ نہیں کی اور نہ تم کو تمہارے گھروں سے نکالا، ان کے ساتھ بھلائی اور انصاف کا سلوک کرنے سے اللہ تم کو منع نہیں کرتا۔ اللہ تو انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔“

اور نبی کریم ﷺ نے جو یہ فرمایا ہے کہ ”اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی مدد میں ہوتا ہے، جب بندہ اپنے کسی بھائی کی مدد میں ہوتا ہے۔“ یا آپ نے جو یہ فرمایا ہے ”جو شخص اپنے بھائی کی ضرورت کو پورا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت کو پورا فرمائے گا۔“ تو ان دونوں احادیث کا تعلق مسلمانوں سے ہے اور کافروں کے ساتھ حسن سلوک کے بارے میں صحیحین میں حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں اپنی ماں سے صلہ رحمی کی اجازت دی جب کہ وہ کافر تھی اور یہ اس معاہدہ کے وقت کی بات ہے جو نبی کریم ﷺ اور اہل مکہ کے مابین طے پایا تھا، یا درجہ حربی کافروں کی کسی قسم کی مدد کرنا جائز نہیں کیونکہ ان کی مدد کرنے سے انسان دائرہ اسلام سے ہی خارج ہو جاتا ہے کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فَبِئْسَ مَا يَفْعَلُ (المائدہ ۵/۵۱)

”اور جو شخص تم میں سے ان کو دوست بنائے گا، وہ بھی انہی میں سے ہوگا۔“

مقالات و فتاویٰ ابن باز

صفحہ 423

محدث فتویٰ